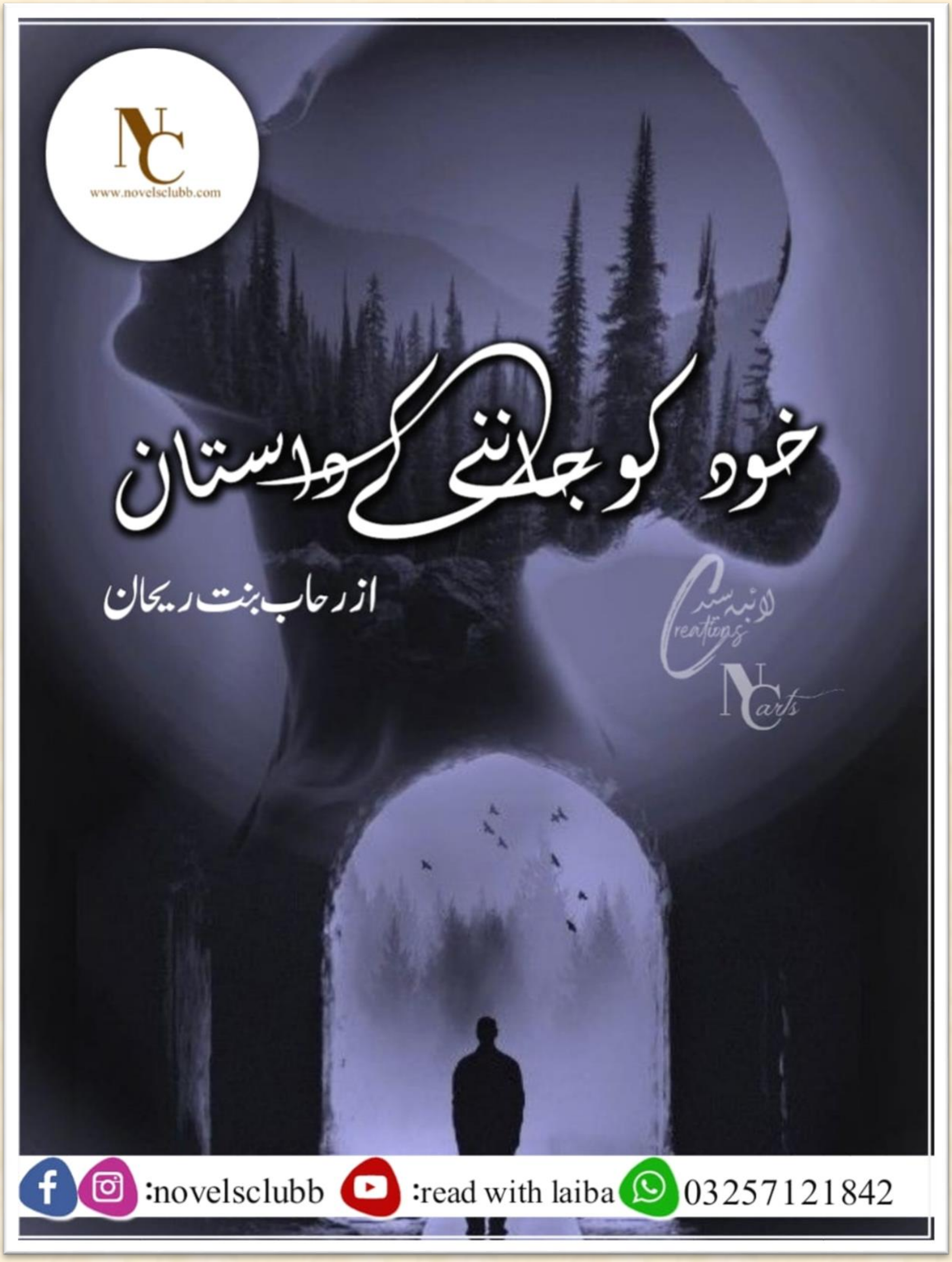
www.novelsclubb.com
خود کو جاننے کی داستان
از رحاب بنت ریحان
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

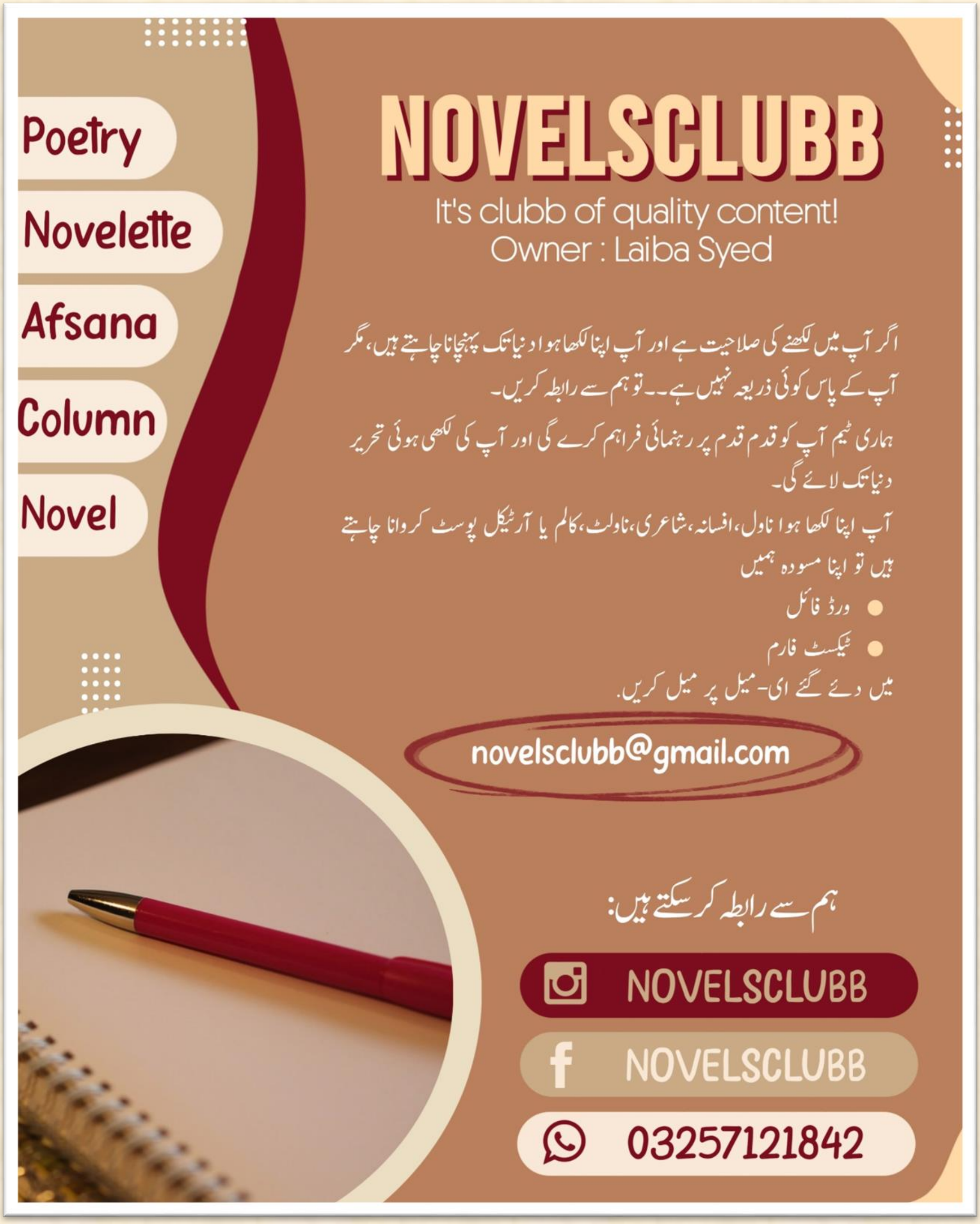
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

خود کو جاننے کی داستان

از قلم

رحاب بنتِ ریحان

Clubb of Quality Content

ناول "خود کو جاننے کی داستان" کے تمام جملہ حق لکھاری "رحاب بنتِ ریحان" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہوگی۔ "ناولز کلب" کا پی ڈی ایف بغیر اجازت پوسٹ کرنا منع ہے، بغیر اجازت کہانی/پی ڈی ایف کا استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جاسکتی ہے۔ اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔

مجھے یہ کہنا ہے

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

(شروع اللہ کے پاک نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے)

زندگی کا سب سے بڑا سفر، خود کو جاننے اور خود کو پہچاننے کا سفر ہے اور یہ داستان اُس سفر کا ایک چھوٹا سا اہم حصہ ہے۔

ہر انسان کے دل میں ایک آئینہ ہوتا ہے، لیکن ہم اکثر اس آئینے میں اپنا حقیقی چہرہ دیکھنے سے کتراتے ہیں۔

ناولز کلب
Club of Quality Content

یہ داستان ہمیں اس آئینے میں جھانکنے اور اپنی اصل پہچاننے کا موقع فراہم کرتی ہے۔

"خود کو جاننے کی داستان" ایک ایسے سفر کی کہانی ہے، جہاں ہم خود سے ملنے کا موقع پائیں گے۔

یہ داستان ہمیں سکھاتی ہے کہ اللہ کو تلاش کرنے اور پانے کا کوئی مخصوص راستہ نہیں ہوتا۔

راستے تو دور جانے کے لیے ہوتے ہیں، سفر کرنے اور منزل طے کرنے کے لیے ہوتے ہیں

مگر یہاں سے تو کہیں جانا ہی نہیں پھر راستہ کیسا؟

۔اللہ کو پانے کے لیے تو ہمیں اپنے اندر اتر ناپڑتا ہے، اسے اپنے وجود میں ڈھونڈ ناپڑتا ہے—

اگر ہم خدا کو پانا چاہتے ہیں تو پہلے ہمیں اپنا کھویا ہوا آپ تلاش کرنا ہو گا۔ خود کو پہچانے بغیر ہم خدا کو نہیں پہچان سکتے۔

یہ داستان ہمیں بتاتی ہے کہ "جس طرح بند کوٹھری سے سورج کی روشنی پار نہیں کر سکتی، بالکل اسی طرح بند ذہن بھی خدا کے فیضان سے محروم رہتا ہے" (مولانا وحید الدین خان)۔

آیئے، اس سفر میں میرے ساتھ چلیں، جہاں ہم اپنا کھویا ہوا آپ تلاش کرنے کی کوشش کریں گے اور روشنی کا ایک نیا چراغ روشن کریں گے۔

خودی کی تلاش میں نکل، اے مسافر،

تقدیر کا نقشہ خود ہی بنا، خود ہی سنوار

(اقبال)

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

باب دوم

فجر کی اذان دی جا چکی تھی آسمان کی تاریکی آہستہ آہستہ ہلکے سے نیلے رنگ میں تبدیل ہو رہی تھی

زمین پر بارش کے قطرے چمک رہے تھے جیسے رات بھر چاندنی نے انکا خیال رکھا ہو—

سرد ہوا کے جھونکے تازگی کا احساس فراہم کر رہے تھے—

کمرے کی فضا میں ایک خاموش سکوت چھایا ہوا تھا

دیواریں ہلکے نیلے رنگ میں رنگی ہوئی تھیں، جو روشنی کو منعکس کرتے ہوئے ایک نرم احساس پیدا کر رہی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کھڑکی کے پردے ہلکی ہوا سے حرکت کر رہے تھے، اور روشنی ان پر پڑ کر ایک خوبصورت سایہ بنا رہی تھی۔

حیات جائے نماز پر بیٹھی تھی

کھڑکی کے ذریعے اندر آتی ہوئی روشنی اُس کے چہرے پر بکھرتے ہوئے یوں معلوم ہو رہی تھی جیسے اُس کے

چہرے کو سورج کی شعاعوں نے آغوش میں لے لیا ہو۔

سورج کی روشنی سے اُس کا چہرے کے خوبصورت نقوش مزید واضع ہوئے تھے۔

ملائی جیسا سفید، نرم اور شفاف چہرہ، تیکھے نقوش بادامی شکل کی آنکھیں جن کا رنگ گہرا ابھورا تھا۔

اُس نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو اُس کی گھنی پلکیں آہستہ سے جھک گئیں جیسے وہ دعا کی گہرائی میں گم ہو جانا چاہتی ہو، دعا کے دوران اُس کی آنکھوں میں ایک چمک تھی جیسے وہ اپنی ساری آرزوئیں اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کر رہی ہو۔

دعا کے بعد وہ جائے نماز سے اُٹھ کھڑی ہوئی اور آہستگی سے جائے نماز کو طے کر کے اپنے بیڈ کے ساتھ موجود سائڈ ٹیبل پر رکھ دِیا۔

Club of Quality Content

اُس کے بعد بک ریک کی طرف لپکی جس میں مختلف قسم کی کتابیں نہایت ترتیب سے رکھی ہوئی تھیں سب سے اوپر والے کتبہ پر صرف قرآن پاک رکھا ہوا تھا قرآن پاک کو اُٹھاتے ہی اُس نے قرآن پاک کو بوسہ دیا اور سینے سے لگاتے ہوئے سیدھا لان کی طرف بڑھ گئ۔

لان میں ہکی ہلکی خنکی تھی جس نے حیات کے چہرے کو چھوا، پھولوں کی خوشبو فضا کو معطر کر رہی تھی۔

حیات تیزی سے چلتی ہوئی کرسیوں کی طرف بڑھی جو کے اُسی حالت میں موجود تھیں جیسے اُنہیں رات کو چھوڑا گیا تھا۔

قرآن پاک کو کھول کر اُس نے دھیمی آواز میں سورۃ بقرہ کی تلاوت کرنا شروع کی۔

ایک آیت پڑھ کر وہ لمحہ بھر کو ٹھہری، اُفق کی طرف نگاہیں اٹھا کر دیکھا اور پھر مسکرانے لگی۔

اُس کے دل میں ایک عمیق سکون اور حیرت کی لہر دوڑی تھی۔

وہ کچھ لمحے حیرت میں ڈوبی رہی، آسمان کی وسعتوں اور اپنے دل کی کیفیت کو محسوس کرتے ہوئے۔اللہ کی محبت کا ایک گہرا احساس اس کے وجود میں سرائیت کر گیا۔

پھر اس نے اپنے دل کو سنبھالا اور دوبارہ تلاوت شروع کی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کچھ دیر تلاوت کرنے کے بعد اٹھی اور قرآن پاک کو سینے سے لگائے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

"حیات تم نے مجھے اٹھایا کیوں نہیں نماز کے لیے؟"

اس کے عقب سے آواز آئی تو اپنا ہاتھ دروازے کے دستے پر سے اٹھاتی ہوئی پیچھے مڑی۔

"مادام میں نے آپ کو اٹھایا تھا پر آپ اٹھی ہی نہیں"

اُس نے مسکرا کر کنزا کی طرف دیکھا۔

"اچھا؟ہاں وہ میں رات کو تھوڑی دیر سے سوئی تھی نا اس وجہ سے"

کنزا نے اپنی نیم مندی ہوئی آنکھوں کو مسلتے ہوئے کہا۔

"ہمم" مختصراً سا جواب دیتے ہوئے وہ کمرے میں داخل ہو گی قرآن پاک کو اپنی جگہ پر رکھ کر اپنے سر سے ڈوبتے کو ڈھیلا کرتے ہوئے سائڈ ٹیبل پر پڑا فون ہاتھوں میں لے کر بیڈ پر بیٹھی۔

"حیات بات سنو" کنزا نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے اُس کو مخاطب کیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"سناؤ" وہ سیدھے ہوتے ہوئے بولی—

کنزا بھی آ کر اُس کے قریب بیٹھ گئی

"تم ائیر پورٹ چل رہی ہو نا آج؟"

اُس نے حیات سے پوچھا—

"پتہ نہیں" چند لمحے سوچنے کے بعد شانے اُچکاتے ہوئے وہ بولی—

"کیا مطلب پتہ نہیں؟" کنزا نے حیرت سے اُسکو دیکھا-

"یار آج مجھے اور بہت سے کام ہیں"

"کون سے کام ہیں؟"

"بس کچھ ضروری کام ہے

شہرام سے بھی زیادہ ضروری؟" کنزا نے شرارت بھری مسکراہٹ سے کنزا کے چہرے کی طرف دیکھا تو حیات نے نظریں چُراتے ہوئے کہا

"ہاں تم ایسا ہی سمجھ لو"—اور پھر ساتھ ہی بولی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آج میرا اور زارا کا اوٹنگ کا پلان ہے"

یہ کام اُس کے لیے شہرام سے زیادہ اہم تو واقعی نہیں تھا—

"ایک تو تمہارے پلان بھی نا اچانک ہی بنتے ہیں-

زارا کے ساتھ پھر کبھی چلی جانا آج تم ائیر پورٹ چل رہی ہو بس میں نے کہہ دیا سو کہہ دیا"

کنزا نے بڑے ہونے کی حیثیت سے اُس کو جیسے حکم دیا تھا—

"اچھا ٹھیک ہے میں بھی چل رہی ہوں اور کوئی حکم اپنی اس چھوٹی سی معصوم سی بہن کے لیئے؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

حیات نہایت تابعداری سے سر جھکاتے ہوئے مسکرائی

کنزا بھی اُس کو دیکھ کر مسکرا دی—

کنزا کو اپنی ہر بات منوانے کا ہنر اور حیات کو اُس کی ہر بات کا مان رکھنا بہت اچھی طرح آتا تھا

—

"اچھا میں نماز پڑھ لوں ابھی وقت ہے"

دیوار پر لگی ہوئی گھڑی سے وقت دیکھتے ہوئے وہ بولی اور پھر اُٹھ کھڑی ہوئی۔

"اوکے" حیات نے کہا۔

کنزا کمرے سے باہر کو ہولی اور

حیات نے فون کا بٹن دبایا تو اُس کا چہرہ اسکرین کی روشنی سے چمک اٹھا، واٹساپ کو کھولتے ہی

سب سے اوپر نام زارا کا تھا اُس کے نام پر کلک کرتے ہوئے اُس نے ٹائپ کرنا شروع کیا

"زارا جب بھی میرا ٹیکسٹ دیکھو تو کال کرنا"

پیغام بھیجتے ہی اُس نے فون

سائیڈ ٹیبل پہ رکھ کر اپنا تکیہ سیدھا کیا اور دائیں

جانب کروٹ لے کر لیٹ گئی۔

*****

فجر کو قضاء ہوئے کئی ساعتیں بیت چکی تھیں مگر سورج ابھی تک ٹھنڈا تھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مہرماہ رات دیر تک زمل کی اسائنمنٹ مکمل کرتی رہی تھی ایک دم شور کی آواز اُس کی سماعت سے ٹکرائی تو وہ ہڑبڑا کر اٹھی آنکھیں نیند سے بوجھل تھیں اپنے برابر بیڈ پر لیٹی ہوئی زمل کو ہلایا زمل نیم موندی ہوئی

آنکھوں سے اُس کی طرف

دیکھتے ہوئے بولی

"کیا ہوا آپی؟"

"پھر کوئی نیا تماشہ لگا ہوا ہے باہر"

زمل نے باہر سے آتی ہوئی آوازوں کو سننے کی کوشش کی۔

"ابو بول رہے ہیں"

"ہاں یہ تو مجھے پتہ ہے جاؤ جا کر دیکھو اب کیوں تماشہ لگا رہے ہیں؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"جی اچھا" اُس نے اپنی آنکھوں کو مسلا اور اُٹھ کر سیدھی کمرے سے باہر نکلی ایک اور قدم آگے بڑھانے سے پہلے ہی رُک گی ٔ چند ہی منٹ بعد ساری بات کا جائزہ لے کر واپس کمرے میں آئی۔

"ہاں کیا ہوا؟"

زمل کو کمرے میں داخل ہوتے ہوئے دیکھ کر ہی مہرماہ نے اُس سے پوچھا

"وہی جو ہمیشہ ہوتا ہے" زمل شیشے کے سامنے جا کھڑی ہوئی اور خود کو شیشے میں دیکھتے ہوئے لاپرواہی سے بولی۔

"ماما نے فیس کی بات کی ہو گی لازمی ہے نا؟" مہرماہ نے اُس سے سوال کیا جبکہ وہ جانتی تھی کہ لازمی یہ ہی وجہ ہو گی۔

"جی اور کس بات پر ابو کو غصّہ اتا ہے خیر یہ تو روز کا ہے" وہ اس بات کی عادی ہو چکی تھی اس لیے شاید اسکو کچھ خاص فرق نہیں پڑا تھا۔

"اُنہیں اپنی بیگم اور اپنے صاحب زادے سے فرصت ملے تو ہماری فکر کریں نا" وہ منہ میں بر برائی۔

کچھ دیر بعد آوازیں آنا بند ہو چکی تھیں۔

وہ کمرے سے باہر نکلی، کمرے سے باہر نکلتے ہی ایک چھوٹا سا ٹی وی لاؤنج تھا

جہاں ہر چیز بہت نفاست سے اپنی اپنی جگہ پر موجود تھی

صوفے کافی پرانے ڈیزائن کے تھے مگر اُنکی حالت کافی اچھی معلوم ہوتی تھی، صوفوں کہ

سامنے ایک لکڑی کا میز موجود تھا جس پر پھولوں کا گلدان اور کچھ کتابیں بکھری ہوئی تھیں۔

بڑے صوفے کہ بالکل سامنے ایک چھوٹا سا ٹی وی جس کو ریک پر رکھا گیا تھا، موجود تھا۔

ٹی وی لانچ کے دیوار کے ایک حصے پر خوبصورت خطاطی کے نمونے آویزاں تھے، جن میں

قرآن کی آیات درج تھی یہ خطاطی ٹی وی لانچ کی روحانیت کو اُجاگر کر رہی تھی۔

اُس نے دادو کی طرف دیکھا جو صوفے پر خدیجہ کے برابر بیٹھی تھیں۔

ایک دم سے اسکی نظر دوسرے صوفے پر بیٹھے ہوئے آدمی پر پڑی۔

"آ جاؤ مہرماہ" دادو نے اُس کی طرف دیکھتے ہوئے اپنے ساتھ والی خالی نشست کی طرف

اشارہ کرتے ہوئے کہا خدیجہ بھی اُس کی طرف متوجہ ہوئی۔

Clabb for Quality Content

"نہیں مجھے لگا یہ جا چکے ہیں اس لیئے باہر آئی تھی" صوفے پر بیٹھے ہوئے آدمی نے گردن اٹھا کر اُس کی طرف دیکھا۔

مہرماہ نظریں چرا کر باورچی کھانے کی طرف بڑھ گئ دادو اور خدیجہ نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر صوفے پر بیٹھے ہوئے آدمی کی طرف جو تند بھری نظروں سے مہرماہ کو جاتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔

"یہ تربیت کی ہے تم نے خدیجہ "اُس آدمی نے طنز کیا-

خدیجہ کچھ کہے بغیر اُٹھیں اور باورچی خانے کی طرف بڑھ گئیں۔

مہرماہ فریج سے ٹھنڈے پانی کی بوتل نکال رہی تھی۔

"کیا چاہتی ہو تم؟ ہاں یہ ہی چاہتی ہو نا کے لوگ میرے پر تھو تھو کریں کے میں نے کیسی تربیت کی ہے تمہاری"

خدیجہ نے اُسے بازو سے جھنجھوڑتے ہوئے کہا اُن کی آواز بھر آئی تھی اُن کی آنکھوں سے آنسو ٹپک کر گال پر گرا۔

"میں نے کچھ غلط نہیں کیا"

اُس نے تلخ ہوتے ہوئے جواب دیا۔

"کچھ نہیں کیا سب کچھ کر کے کہتی ہو میں نے کچھ نہیں کیا؟ تمہارے اندر شرم نام کی کوئی چیز ہے بھی کے نہیں دفعہ ہو جاؤ یہاں سے اب مجھے اپنا چہرہ نا دکھانا" اُنہوں نے چیختے ہوئے کہا تھا مہر ماہ نے ہاتھ میں پکڑی پانی کی بوتل دے کر دیوار کی طرف ماری

اور تیز قدموں سے چلتی ہوئی کمرے کی طرف بھاگی۔

چند لمحے اسٹڈی ٹیبل پر سر گرائے کرسی پر بیٹھی رہی۔

"آپی کیا ہوا؟" زمل نے اُسکے شانوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا۔

مہر ماہ نے سر اٹھا کر اُسکی طرف دیکھا۔

"کچھ نہیں ہوا جاؤ یہاں سے"

زمل مزید کچھ کہے بغیر کمرے سے باہر نکل گئی ٹی وی لاؤنج میں اب صرف دادو صوفے پر بیٹھی تھیں۔

"دادو آپی کو کیا ہوا ہے؟" اُس نے دادو کے برابر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کچھ نہیں ہوا اُسے"

زمل نے عقب سے خدیجہ کو کہتے ہوئے سنا۔

"تم یہ پکڑو ناشتہ کرو لیٹ ہو رہی ہو" انہوں نے پلیٹ زمل کی طرف بڑھائی۔

"جی اچھا"

وہ دوبارہ سے باورچی خانے کی طرف بڑھ گئیں۔

"کیا ہوا ہے دادو بتائیں نا؟" اُس نے دوبارہ اسرار کیا

اب دادو نے اسکو کچھ دیر پہلے ہونے والی بات کی مکمل تفصیل بتا رہی تھیں

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

*****

ڈائننگ ٹیبل پر سورج کی روشنی کی نرم کرنیں پڑ رہی تھیں، جو شیشے کی سطح کو ایک خاص چمک دے رہی تھی۔ ٹیبل کے گرد لکڑی سے بنی ہوئی خوبصورت کرسیاں موجود تھیں۔

مختلف قسم کے ناشتے ترتیب سے سجائے گئے تھے۔

خوشبودار پراٹھے اور نرم آملیٹ، جن کی بھاپ آہستہ آہستہ اوپر اٹھ رہی تھی۔ شیشے کی سطح پر ان کا عکس دیکھنے کو مل رہا تھا۔

"یہ لیں حیات بیٹا یہ رہا آپ کا فریش جوس" شلوار قمیض میں ملبوس خاتون نے جوس سے بھرا ہوا گلاس میز پر رکھتے ہوئے محبت بھرے لہجے میں حیات سے کہا۔

"تھینک یو آنٹی"

حیات نے مسکراتے ہوئے اُن کا شُکریہ ادا کیا۔

"امی جان اور کچھ چاہئے؟" خاتون نے نانو جان کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

نانو جان نے نفی میں سر ہلایا۔

"جی آنٹی شیریں چاہئے مل سکتی ہیں؟" کنزا نے شیریں کو چھیڑتے ہوئے کہا۔

"نہیں آنٹی الریڈی انکل اظہر کی ہیں تمہیں نہیں مل سکتیں ہیں نا آنٹی؟" حیات نے شیریں کو چھیڑتے ہوئے کہا اور پھر مسکرا دی۔

حیات کی بات سنتے ہی سب کے چہروں پر مسکراہٹ در آئی۔

Clubb of Quality Content

"اوہو" کنزا نے شیریں آنٹی کی طرف دیکھا جو حیات کی طرف دیکھے مسکرا رہی تھیں۔

"دیکھنا حیات آنٹی تو بلش کر رہی ہیں"

"ہاں وہ ہی دیکھ رہی ہوں"

"اچھا بچوں بس کرو" یاسمین جو کے کافی دیر سے مسکرا رہی تھیں بولی۔

"جی ماما جان" کنزا نے پانی گلاس میں انڈیلتے ہوئے کہا۔

شیریں آنٹی مسکراتے ہوئے ڈائننگ ہال سے باہر نکل گئیں۔

"حیات آج کنزا نے آف کرنا ہے تو تم اُس کے ساتھ چلی جانا"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کچھ دیر بعد یاسمین بولی۔

"جی ٹھیک ہے ماما جان"

شہرام کو ریسیو کرنے آج کون جائے گا

یاسمین نے پانی کا گھونٹ بھرتے ہوئے پوچھا۔

"میں" کنزا نے جواباً کہا

"اور حیات بیٹا تم نہیں جاؤ گی؟"

اس دفعہ نانو جان بولیں-

"جی میں بھی جاؤں گی" حیات نے مسکراتے ہوئے جواب دیا—

پتہ ہے نانو جان آپکی لاڈلی کو میں نے اتنی مشکلوں سے کنوینس

"کیا ہے نا کے مت پوچھیں"

"کیوں بھائی؟" یاسمین نے حیات کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا—

"ماما جان آپ کو پتہ تو ہے ان بیگم کو عادت ہے بات بڑھا چڑھا کے بتانے کی"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اوہ بیٹا صحیح بتاؤ نا ماما جان کو جو کہہ رہی تھی کے میرا اور زارا کا تو واٹنگ کا پلان ہے میں نے نہیں جاسکتی تم چلی جانا وغیرہ وغیرہ"

"ہاں تو اب کینسل کر دیا نا پلان اور کیا کروں؟" حیات نے آبرو اچکا کر جیسے آنکھوں سے سوال کیا-

"ڈانس کر لو" کنزا نے دھڑک سے جواب دیا—

"خاموش ہو جاؤ بچوں چپ کر کے ناشتہ کرلو اتنی دفعہ کہا ہے کے کھانا خاموشی سے کھایا کرو" نانو جان نے ہاتھوں کو حرکت دیتے ہوئے انھے خاموش رہنے کا اشارہ کیا تو وہ دونوں خاموش ہو گئیں ڈائننگ ہال میں مکمل سکوت چھا گیا۔

*****

مہر ماہ آئینے کے سامنے کھڑی اپنے بالوں میں برش کر رہی تھی اُس کے بعد سر پر دوپٹہ لیتے، کندھے پر بیگ ڈالے کمرے سے باہر کو ہولی۔

دادو ہاتھ میں چائے کا کپ پکڑے خدیجہ کے ساتھ صوفے پر بیٹھی تھیں۔

"دادو میں جا رہی ہوں خدا حافظ"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اُس نے خدیجہ کو مکمل طور پر نظر انداز کرتے ہوئے دادو کو مخاطب کیا۔

"رکو میں چادر لے لوں" خدیجہ کہتے ہی اُٹھ کر کمرے کی طرف بڑھی۔

"نہیں آپ زحمت نا کریں میں خود چلی جاؤں گی" مہر ماہ نے اپنے چہرے کا رخ خدیجہ کی طرف موڑتے ہوئے کہا۔

"ابھی اتنی بڑی نہیں ہوئی تم مہر ماہ"

انہوں نے کمرے سے باہر نکلتے ہوئے اپنی چادر کو درست کرتے ہوئے کہا۔

"بیٹا ماں کی بات کو برا نہیں مناتے اگر وہ تمہیں کوئی بات سمجھاتی ہیں تو اُس میں تمہاری ہی بہتری ہوتی ہے"

دادو نے پیار بھرے لہجے میں اس سے کہا۔

"دادو جب بڑے سمجھانے کی بجائے یہ کہیں کہ دفعہ ہو جاؤ اب مجھے نظر نہ آنا وہ بھی کسی ایسے شخص کی وجہ سے جس کی زندگی میں ان کی کوئی اہمیت نہیں ہے"

ناول کلب
Clubb of Quality Content

اُس کی آواز بھر آئی تھی

جب خدیجہ نے اُس کا آخری جملہ سنا تو اُنہیں جیسے افسوس سا ہوا تھا۔

خدیجہ نے مہر ماہ کو پیار کرتے ہوئے اُس کا ماتھا چوما۔

"چلیں دیر ہو رہی ہے"

"جی چلیں" مہر ماہ نے اُن سے علیحدہ ہوتے ہوئے کہا۔

اُس کے بعد دادو سے گلے مل کر دونوں نے خدا حافظ کہا اور گھر سے باہر نکل گئیں۔

سڑک پر چلتے چلتے مہرماہ یک دم رُکی۔

"کیا ہوا بیٹا؟"

"شاید جوتا ٹوٹ گیا" اُس نے جوتے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہو دکھاؤ"

"سائڈ پر ہو جائیں ٹریفک گزر رہی ہے"

وہ دونوں سڑک سے سائڈ پر ہو گئیں مہرماہ نے فوٹ پاتھ پر بیٹھتے ہوئے جوتا اُتارا اور خدیجہ کی طرف کیا۔

"ہاں یہ تو ٹوٹ گیا"

"اب پھر"

"قریب ہی موچی ہے اسکو دے کر ابھی مرمت کروا لیتے ہیں اتنی دیر تم میرا جوتا پہن لو"

"ماما آپ کیسے چلیں گی؟ خیر ہے قریب ہی ہے میں چل لیتی ہوں ایسے ہی"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اُس نے اٹھتے ہوئے کہا—

"اچھا رکو رکشہ کروالیتی ہوں میں"

سڑک پر بہت سے رکشے گزرتے-کچھ میں تو سواریاں پہلے سے ہی موجود ہوتیں اور جو خالی ہوتا وہ کافی زیادہ کرایہ بتاتا، کچھ دیر تو ایسے ہے سلسہ چلتا رہا بالآخر ایک رکشہ آکر رکا—

"جی باجی کہاں جانا ہے؟"

خدیجہ نے رکشہ ڈرائیور کو راستہ سمجھایا اور پھر بولیں-

"بھائی کتنا کرایہ؟"

"جی باجی پانچ سو" پچھلے جتنے بھی رکشے گزرے تھے اُن کا کرایہ اس سے بہت زیادہ تھا-

"بھائی تھوڑا سا تو راستہ ہے یہاں سے پانچ سو بہت زیادہ ہے کچھ مناسب کرو"

"اچھا باجی آپ چار سو دے دینا"

اس سے پہلے کے خدیجہ مزید کچھ کہتی

بارش کی پہلی بوند نے مہرماہ کے چہرے کو چھوا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس نے سر اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا بادل گہرے ہو چکے تھے سورج کی کرنیں بادلوں میں گُم ہو چکی تھی

-

"ماما بارش شروع ہو گئی ہے"

"اچھا چلو بیٹھو جلدی سے"

وہ دونوں جلدی سے رکشہ میں بیٹھ گئیں-

"بھائی تھوڑا سا آگے چل کر موچی بیٹھتا ہے وہاں روکنا ذرا"

خدیجہ نے ہاتھ سے اشارہ کے ذریعے راستہ سمجھاتے ہوئے رکشے ڈرائیور کو بتایا-

تو رکشہ ڈرائیور نے مثبت انداز میں سر ہلا دیا—

*****

آسمان کا رنگ اب مزید گہرا ہو چکا تھا

بارش کی بوندیں اب تیز ہو کر زمین سے ٹکرانے لگی تھیں—

نولز کلب
Clubb of Quality Content

کنزا ہارن پر ہاتھ رکھے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی تھی حیات بھاگتی ہوئی گاڑی میں آ بیٹھی

کنزا نے گردن ترچھی کر کے اُس کی طرف دیکھا-

"اللہ تیرا شُکر ہے"

حیات ہلکا سا مسکرائی "سوری وہ میرا فون میں کہاں رکھ کر بھول گئی تھی" کنزا نے فون کی طرف نگاہ ڈالی—

"اچھا چلیں اب؟"

"ہاں چلو"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اُن دونوں نے سیٹ بیلٹ باندھی اور کنزا ریس پر پاؤں رکھے سڑک پر گاڑی چلانے لگی سڑک سیدھی سیدھی تھی—

"کنزا بارش تو مزید تیز ہو رہی ہے آہستہ ڈرائیو کرو"

'اچھا" ڈرائیونگ

واحد ایسا کام تھا جس کے دوران کنزا کم بولتی تھی—

اُس نے گاڑی کی سپیڈ آہستہ کر لی اور سڑک پر نظریں جمائے سیدھا گاڑی چلاتی گئی۔

"موسم خراب ہے ہو سکتا ہے شہرام کی فلائٹ ڈیلے ہو جائے"

سگنل پر گاڑی روکتے ہی اُس نے حیات کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہو سکتا ہے"

حیات نے سنجیدگی سے کہا۔

ایک دم فون کی رنگ ٹون بجی حیات نے اپنے بیگ میں سے فون نکالا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"باباجان کی کال ہے"

موبائل کی روشنی سکرین کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے کہا اور پھر فون اٹینڈ کر لیا۔

"السلام و علیکم باباجان"

"و علیکم اسلام یونیورسٹی جا رہی ہو؟"

دوسری طرف سے آواز آئی۔

"ہاں جی باباجان" اُس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کنزا سے بھی بات کرواد و میری بیٹا"

حیات نے فون کو سپیکر پر ڈالا اور کنزا کے قریب کیا۔

"بات کر لو باباجان سے"

"السلام علیکم باباجان میں ڈرائیو کر رہی ہوں آپکی بیٹی کو یونیورسٹی پہنچانا ہے بارش بھی ہو رہی ہے میں آپ سے بعد میں بات کروں گی ابھی آپ حیات سے بات کر لیں"

وہ ایک ہی سانس میں بولی گئ۔

"اچھا اچھا ٹھیک ہے" حیات نے اسپیکر بند کر کے فون کان کو لگایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"جی باباجان بھائی کیسے ہیں؟"

"وہ بھی ٹھیک ہے الحمدللہ" دوسری جانب سے سلطان صاحب نے کھانستے ہوئے کہا۔

"آپکی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی" اُس کے چہرے پر پریشانی کی لہر دوڑی۔

"نہیں بس موسم کی وجہ سے ہے"

"میڈیسن لی ہے آپ نے؟" وہ اُن کی طبیت کے متعلق فکر کر رہی تھی۔

"کیا ہوا بابا جان کو؟" کنزا نے سوالیہ نظروں سے حیات کی طرف دیکھا۔

م"وسم کی وجہ سے تھوڑی طبیعت خراب ہے" حیات نے جواباً کہا۔

"بیٹا اُس کو ڈرائیو کرنے دو اور میں بالکل ٹھیک ہوں اور دوائی بھی لی ہے میں نے"

بابا جان کہہ رہے لی ہے "میڈیسن "اُس نے کنزا کی طرف دیکھتے ہوئے اطمینان سے کہا-

کنزا بھی مطمئن ہو کر سیدھی ہو گئی-

"ماما جان سے بات ہو گئی آپکی؟"

حیات نے سیٹ سے ٹیک لگاتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں میں نے کال کی تھی پر ریسیو نہیں کی"

دوسری طرف سے جواب آیا۔

"اچھا آپ نانو جان کے نمبر پر ٹرائی کر لیں

ماما کا فون سائلینٹ پر ہو گا یا وہ بزی ہو گی"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دوسری طرف سے کوئی جواب نہیں آیا اُس نے کان کے ساتھ سے فون کو ہٹا کر دیکھا تو کال کٹ چُکی تھی۔

"کیا ہوا؟"

کنزا نے پوچھا۔

"کال ڈس کنیکٹ ہو گئی" اُس نے فون کی روشن سکرین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

فون کی ہلکی سی ٹون بجی اُس نے فون اپنے چہرے کے قریب کیا تو۔

"ماما جان کی کال آ گئی ہے بابا کو اس لیئے کال کٹ گئی" نظریں اسکرین پر مرکوز کیے اور اُنگلیوں سے اوکے "بابا جان خدا حافظ اپنا خیال رکھیئے گا" ٹائپ کرتے ہوئے اُس نے کنزا کو سلطان صاحب کا بھیجا گیا پیغام پڑھ کر سنایا۔

"ایک تو یہ سگنل بھی اتنی دیر کے لیے بند ہو جاتا ہے" کنزا اسٹیئرنگ وہیل پر ہاتھ مارتے ہوئے بڑبڑائی حیات نے فون کو واپس بیگ میں رکھا اور سیدھی ہوتی ہوئی بولی "بس یہ آخری سگنل ہے"

سگنل کھل چکا تھا سگنل سے دائیں جانب مڑتے ہی یونیورسٹی تھی، گیٹ کے ساتھ ہی پارکنگ میں گاڑی پارک کر کے وہ دونوں گاڑی سے اُتریں اور گیٹ کی جانب بڑھ گئیں۔

*****

بارش تھم چکی تھی آسمان میں سرمئی بادلوں کے باقیات ابھی بھی موجود تھے، لیکن سرد ہوا اپنے نرم ہاتھوں سے زمین کو چھو رہی تھی۔

یونیورسٹی کی عمارت شاندار اور بلند تھی دروازے کے بلکل سامنے بہت سے لوگوں کا ہجوم تھا مہرماہ تیز قدموں سے چلتی ہوئی بورڈ کی طرف بڑھی اور بورڈ کے قریب پہنچتے ہی رک گئی اور خدیجہ کی طرف دیکھا اُس کے چہرے پر پریشانی کی لہر دوڑی۔

"انشاءاللہ

اللہ خیر کرے گا بیٹا جاؤ دیکھو" خدیجہ وہیں کھڑی رہیں اور وہ آگے بڑھی۔

"سب سے پہلا نام مہرماہ یوسف کا ہے اُس کے بعد حیات سلطان کا اور تمھارا نام تو اس لسٹ میں کہیں نہیں ہے" اُس نے اپنے سامنے کھڑے لڑکے کو کہتے سنا تو اُس کو حیرت سے جھٹکا لگا

اُس نے پیچھے مڑ کر خدیجہ کے چہرے کی طرف دیکھا جو کے سوالیہ نظروں سے اسے ہی دیکھ رہی تھیں وہ سیدھی ہوئی۔

"آپ ذرا اسائڈ پر ہو سکتے ہیں؟"اُس نے سنجیدگی سے کہا۔

"جی بس دو منٹ"اُس لڑکے کے ساتھ کھڑے ہوئے دراز قد لڑکے نے اُس سے کہا۔

"ابھی آپ نے دو نام لی ئے تھے آپ وہ نام ریپیٹ کر سکتے ہیں؟"وہ لڑکا ابھی بھی پیچھے نہیں ہوا تو مہرماہ نے اُس سے کہا۔

دوسرے لڑکے نے لسٹ کی طرف دوبارہ نظر ڈالی اور مسکراتے ہوئے بولا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

جی ضرور

"مہرماہ یوسف اور حیات سلطان"مہرماہ نے بے یقینی سے اُس کی طرف دیکھا اور گہرا سانس لے کر مسکرا دی۔

اُن دونوں نے حیرت سے اُس کے مسکراتے ہوئے چہرے کی طرف دیکھا اور پھر ایک دوسرے کی طرف۔

"آپ مہرماہ ہیں یا حیات؟" دراز قد والے لڑکے نے جب اُس کے چہرے پر بےیقینی سی دیکھی تو جیسے اُسکا یقین سا ہوا تھا کے ان دونوں میں سے یہ لڑکی کوئی ایک ہے۔

"جی میں مہرماہ ہوں" وہ اس وقت حیرت میں تھی۔

ایک عام شکل وصورت کی لڑکی جو کے کندھے پر بیگ ڈالے مہرماہ کے برابر آکھڑی ہوئی۔

"ہیلو صارم" اُس لڑکی نے مہرماہ کو مکمل نظرانداز کرتے ہوئے کہا۔

"ہیلو حبا" اُس دراز قد لڑکے نے جواباً کہا۔

"میں بھی ہوں یہاں پر" صارم کے ساتھ کھڑے لڑکے نے منہ پھلاتے ہوئے شکایت سی کی۔

"کیسے ہو زین" حبا مسکرا دی۔

"?By the way who is she"

حبا نے سَر سَری سی نظر مہرماہ پر ڈالی جو کے لسٹ پر نظریں جمائے بے یقینی سے اپنا نام دیکھ رہی تھی۔

"مہرماہ یوسف" صارم نے مسکراتے ہوئے مہرماہ کی طرف دیکھا۔

"تم اُسے کیسے جانتے ہو؟" زین نے تجسس سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

ابھی تو اُس نے بتایا

آدمی "Stupid"

"اوہ ہاں سچ لسٹ میں اسی لڑکی کا نام ٹاپ پر ہے" زین نے سر جھٹک دیا۔

"اور ہم تینوں کا نام ہے لسٹ میں؟"

حبا نے صارم کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا جس کی نظروں کا رخ مہرماہ کی طرف تھا جو کے اب فون ہاتھ میں پکڑے لسٹ کی تصویر کھینچ رہی تھی۔

"تمہارا تو نہیں پتہ پر میرا اور صارم کا ہے آخر میں" صارم کے جواب دینے کی بجائے زین نے جواب دیا تو صارم بھی اُن کی طرف متوجہ ہوا

"ابھی تو تم کہہ رہے تھے کے میرا نام نہیں ہے"

"مذاق کر رہا تھا یار"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

زین نے مسکراتے ہوئے اُسکے کندھے پر ہاتھ رکھا-

"بہت ہی کوئی چیپ مذاق تھا" صارم نے اُسکا ہاتھ جھٹکتے ہوئے پیچھے کیا اور لسٹ کی طرف بڑھ گیا—

"Congratulations"

مہرماہ نے کسی کو کہتے ہوئے سنا تو پیچھے کو پلٹی صارم اُس کو دیکھے مسکرا رہا تھا—

حبا اور زین اُس کے برابر آ کھڑے ہوئے—

مہرماہ بغیر کوئی جواب دیے خدیجہ کی طرف بھاگی جو ہجوم سے دور کھڑی اُس کا انتظار کر رہی تھیں—

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ خدیجہ سے جا لپٹی تو اُن کو اندازہ ہو چکا تھا کہ لسٹ میں مہرماہ کا نام لازمی آ گیا ہے تبھی تو وہ اتنی خوش تھی—

'ماما میں بہت خوش ہوں اتنی خوش کے آپ کو بتا نہیں سکتی"

خدیجہ اُس کو خود سے علیحدہ کرتے ہوئے مسکرائی-

"دیکھا کہتی تھی نا کے انسان کو اللہ پاک سے ہمیشہ اچھے کی اُمید رکھنی چاہیئے"

اُن کے چہرے پر ایک الگ سی چمک تھی۔

"جی بس میں بہت خوش ہوں ماما میں آپکو بتا نہیں سکتی"

مہرماہ نے بیگ سے فون نکالا اور لسٹ کی تصویر جو اُس نے ابھی ابھی کھینچی تھی نکال کر اپنے نام پر زوم کیا اور خدیجہ کی طرف فون بڑھایا۔

"یہ دیکھیں ماما سب سے اوپر نام آپکی بیٹی کا ہے"

وہ بہت فخریہ انداز میں کہہ رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"الحمدللہ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے بیٹا میں تم سے ہمیشہ کہتی تھی نا کے اللہ تعالیٰ انسان کی محنت رائیگاں نہیں جانے دیتا تم نے محنت کی تھی اور دیکھو اللہ تعالی نے تمہیں اس کا اجر دے دیا"

خدیجہ نے اُس کے گالوں کو پیار سے چھوا۔

"جی چلیں اب میں بہت ایکسائٹڈ ہوں دادو کو بتانے کے لیئے"

"اُن کو فون کر دیتے ہیں نا"

خدیجہ بولیں—

"نہیں نہیں میں اُن کا لائیوری ایکشن لینا چاہتی ہوں"

سرد ہوا کے ساتھ ساتھ اُس کے چہرے کی مسکراہٹ ابھی بھی برقرار تھی اور برقرار رہنی بھی چاہیے تھی آخر اُس کی سب سے بڑی خواہش جو پوری ہوئی تھی—

"اچھا چلو پھر چلیں"

وہ دونوں یونیورسٹی کے گیٹ سے باہر نکل کر اُسی رکشے پر سوار ہو کر گھر کے لیئے روانہ ہو گئیں جس پر وہ یونیورسٹی آئی تھیں—

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

*****

وہ تینوں ریسٹورنٹ میں بیٹھے تھے، زین اور حبا فون دیکھنے میں مصروف تھے اور صارم گاڑی کی چابیوں کے ساتھ کھیلتا کسی گہری سوچ میں بیٹھا تھا—

"عجیب لڑکی تھی بندہ جواب میں تھینک یو ہی بول دیتا ہے"

کچھ دیر کی خاموشی کے بعد حبا اور زین نے اُس کو کہتے سنا—

"کون لڑکی؟"

حبا نے فون سے نظریں ہٹا کر اُسکی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"وہی مہرماہ یوسف"

حبا مہرماہ کا نام سنتے ہی دوبارہ فون کی طرف متوجہ ہو گئی۔

"تم نے اُس کو کیا کہا تھا جس کے جواب میں اُس کو تھینک یو بولنا چاہیئے تھا؟"

زین اُس کی طرف جھکتے ہوئے بولا۔

"Congratulations"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ہاہا" زین نے اونچی آواز میں قہقہہ لگایا تو سب لوگ اُسکی طرف متوجہ ہو گئے۔

حبا نے ایک غصے بھری نگاہ ڈالتے ہوئے زین کو گھورا تو اُسکی ہنسی یک دم سنجیدگی میں بدل گئ

اُس نے نظریں گھما کر اِدھر اُدھر بیٹھے لوگوں کو دیکھا جو اُسکی طرف ہی متوجہ تھے اور پھر حبا

اور صارم کی طرف جو شرمندگی کے مارے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔

"ہاہا وہ ایک دم ہنسی آؤٹ آف کنٹرول ہو گی تھی سوری"

اُس نے لوگوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"وہ بات ہی ایسی تھی میں آپ لوگوں کو بتاؤں گا آپ بھی ہنس ہنس کر پاگل ہو جائیں گے" وہ مسلسل ہنس رہا تھا یا پھر اپنی شرمندگی کو کوئی نیا رنگ دینے کی کوشش کر رہا تھا۔

"Just shut up zain"

صارم اُس کو گھورتے ہوئے چلایا۔

"یار میں مذاق کر رہا تھا" زین سنجیدہ ہوتے ہوئے بولا۔

"ایسے چیپ مذاق کر کے تم خود کو بہت کول

سمجھتے ہو ہے نا؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

حبا نے زین کو مذید بے عزت کرنے میں صارم کا ساتھ دیا۔

"اچھا سوری" اب وہ واقعی شرمندہ ہوا تھا

صارم اور حبا نے اُس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔

*****

کنزا کے گاڑی پارک کرتے ہی وہ گاڑی سے اُتری حیات لان کے دروازے کے پاس کھڑی اُس کا انتظار کر رہی تھی۔

وہ دونوں ایک ساتھ چلتی اندر داخل ہوئی اور سید ھا ٹی وی لاؤنج کو طرف بڑھ گئیں جہاں نانو جان صوفے پر بیٹھی ٹی وی دیکھنے میں مصروف تھیں اُن دونوں کو اندر داخل ہوتے ہوئے دیکھ کر مسکرادیں۔

"السلام و علیکم نانو جان "اُن دونوں نے مشترکہ طور پر سلام کیا اور صوفے کی طرف بڑھ گئی حیات نانو جان کی دائیں جانب بیٹھ گی اور کنزا دائیں جانب نانو جان نے دونوں کو خود سے قریب کرتے ہوئے پیار کیا۔

"و علیکم السلام کیا بنا پھر ؟" نانو جان نے تجسس سے پوچھا۔

"نہیں سلیکٹ ہوئی آپکی بیٹی "کنزا نے حیات کو آنکھ مارتے ہوئے کہا، حیات سمجھ گی تھی کے کنزا کو پھر کوئی شرارت سوجی ہے۔

نانو جان نے بے یقینی سے حیات کی طرف دیکھا۔

Clubb of Quality Content

"جی نانو جان صحیح کہہ رہی ہے کنزا" اُس نے معصوم سی شکل بناتے ہوئے کہا تو نانو جان کو اُس پر ترس آگیا۔

"تو کوئی بات نہیں اللہ کے ہر کام میں کوئی نہ کوئی بہتری ضرور ہوتی ہے ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ نے میری بیٹی کو اس سے زیادہ اچھی چیز سے نوازنا ہو" نانو جان نے اسکو تسلی دی۔

"جی بالکل نانو جان میں بھی اسے یہی سمجھا رہی تھی یہ بلاوجہ پریشان ہو رہی ہے" کنزا نے حیات کی طرف دیکھتے ہوئے کہا حیات نے آبرو اچکا کر اُس کو گھورا۔

"کیا باتیں ہو رہی ہیں؟"

حیات نے یاسمین کو کہتے ہوئے سنا تو اُن کو اندر آتی دیکھ مارے صوفے سے اُٹھ کھڑی ہوئی کنزا بھی اُس کو دیکھ کر کھڑی ہو گئی۔

"السلام و علیکم ماما جان" کنزا نے پہل کی تو حیات میں بھی اُس کی پیروی کی یاسمین نے مسکراتے ہوئے سلام کا جواب دیا اور صوفے پر بیٹھ گئیں حیات اور کنزا بھی واپس اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بس حیات پریشان ہے" نانو جان نے یاسمین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تو انہوں نے حیات اور کنزا کے چہروں پر مخصوص انداز میں نظر ڈالی اور پھر بولیں "کیوں؟"

"اس کا نام نہیں آیا لسٹ میں" کنزا نے معصوم سا منھ بناتے ہوئے کہا حیات نے یاسمین کے چہرے کی طرف دیکھا جس پر پریشانی کے تاثرات صاف ظاہر تھے اس سے پہلے یاسمین بولتی حیات سے رہا نہیں گیا اور مسکراتے ہوئے بولی

"ماما جان کنزا مذاق کر رہی ہے نام آگیا ہے لسٹ میں میرا"

یہ خبر سنتے ہی نانو جان اور یاسمین کی زبان سے جو لفظ ادا ہوا وہ

"الحمداللہ" تھا۔

Clubb of Quality Content!

یاسمین نے حیات کو قریب کرتے ہوئے پیار کیا اور یاسمین نے کنزا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

"یہ بچوں والی حرکتیں چھوڑ دو کنزا بری ہو جاؤ اب"

"کیوں بچوں والی حرکتیں کرنا چھوڑ دے؟ میری کنزا تو ایسی ہی اچھی لگتی ہے"

نانو جان نے محبت بھری نگاہ کنزا پر ڈالی۔

"آئی لو یو نانو جان" نانو جان کے سر سے سر جوڑتے ہوئے اُس نے کہا۔

نانو جان نے پیار سے اُس کا چہرہ تھپتھپایا۔

ساتھ ہی یاسمین کے فون کی ٹون بجی حیات نے میز پر پڑا ہوا فون اُٹھایا

"ماموجان کی ویڈیو کال ہے" اور یاسمین کی طرف بڑھا دیا۔

انہوں نے فون پر سبز رنگ کا بٹن اوپر کو سوائپ کیا تو موبائل پر نائٹ سوٹ میں ملبوس، کلین شیو آدمی کی تصویر نمودار ہوئی وہ یقیناً دکھنے میں بہت سمارٹ معلوم ہوتے تھے۔

"السلام و علیکم کیا حال ہے یاسمین؟" اُن کی آواز ٹی وی لاؤنج میں موجود سب کی سماعت سے ٹکرائی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"وعلیکم السلام بھائی جان میں ٹھیک اللہ کا شکر ہے آپ بتائیں کیسے ہیں؟"

"الحمدللہ اور امی جان، کنزا اور حیات سب ٹھیک ہیں؟"

یاسمین نے فون کا رخ اُن تینوں کے چہرے کی طرف کیا اور بولیں

"جی الحمداللہ سب ٹھیک ہیں یہ کر لیں بات امی جان سے" انہوں نے فون نانو جان کو تھما دیا۔

"آپ کے نمبر پر دو دفعہ ٹرائی کیا پر کوئی جواب نہیں آیا آپکا" سکندر بولے۔

"ہاں بیٹا میرا فون کمرے میں ہے"

"اچھا اچھا اور حیات بیٹا امی جان بتا رہی تھیں کے تمہاری آج میرٹ لسٹ لگنی تھی"

"جی ماموجان الحمدللہ میں سلیکٹ ہو گئیں ہوں "اُس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"چلو اللہ کا شُکر ہے مبارک ہو بہت زیادہ"

"خیر مبارک ماموجان"

"مجھے تو بھول ہی گئے ہیں آپ" کنزا نے خفگی سے کہا۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

"ہاہا نہیں بھائی میں اپنی بیٹی کیسے بھول سکتا ہوں"

کنزا کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

حیات نے فون کنزا کی طرف بڑھا دیا کچھ دیر ایسے ہی گفتگو کا سلسلہ جاری رہا اور پھر سکندر ماموں کا فون بند ہونے کے بعد حیات اور کنزا کچھ دیر آرام کرنے کے لیے اپنے اپنے کمروں میں چلی گئیں اور نانو جان اور یاسمین کچن کے کچھ معاملات دیکھنے میں مصروف ہو گئیں۔

*****

بارش کے بعد آسمان میں ایک نیا رنگ بھرا ہوا تھا، جیسے قدرت نے اپنی تمام رنگینیاں دوبارہ سے چمکانے کی کوشش کی ہو۔ بادلوں کا ہلکا سا پردہ ابھی تک آسمان پر بچھا ہوا تھا، مگر ان کا سیاہ غصہ اب دھیرے دھیرے سفید نرم دھند میں بدل چکا تھا۔ سورج کی کرنیں ان بادلوں میں سے سرک کر آ رہی تھیں، اور وہ آسمان کی نیلے رنگ میں ایک سنہری رنگ کی دھار کی طرح بکھر رہی تھیں۔ آسمان کا نیلا رنگ اب ایک خاص گہرائی میں ڈوب چکا تھا، جیسے وہ دھندلے گلابی اور سنہری رنگوں سے آراستہ ہو، جو بارش کے بعد کی تازگی اور سکون کی عکاسی کر رہے ہوں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ہوا میں نمی کا احساس تھا، اور آسمان پر بادلوں کے ہلکے ٹکڑے دھیرے دھیرے چھٹتے جا رہے تھے، جیسے وہ اپنی گزر چکی بارش کے آثار کو صاف کر رہے ہوں۔ ہر سمت میں روشنی پھیل رہی تھی، اور زمین کی طرف پھیلے ہوئے بادل، جیسے رنگین کینوس پر پینٹ کیے گئے ہوں، ایک خاص جاذبیت رکھتے تھے۔ افق پر کچھ دور ایک ہلکی سی سرخی پھیل رہی تھی، جو بتا رہی تھی کہ سورج غروب ہونے سے پہلے اپنی آخری چمک چھوڑ جائے گا۔

آسمان میں پر اسرار سکون تھا،اور فضاء میں وہ تازگی محسوس ہو رہی تھی جو بارش کے بعد کے مخصوص لمحوں میں پائی جاتی ہے۔ہر چیز میں جیسے زندگی کی ایک نئ امید آچکی ہو،اور آسمان نے اپنے رنگوں کے ساتھ زمین کو بھی نیا جوش عطا کیا ہو۔

خدیجہ برآمدے میں بیٹھی چاول چننے میں مصروف تھیں کے ایک دم دروازے پر دستخط ہوئی اُن کے اٹھنے سے پہلے ہی مہرماہ تیز قدموں کے ساتھ اندر سے چلتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھ گی ٗاور دروازہ کھولتے ہی دادی جان کو سامنے دیکھ کر اُس کے چہرے پر مسکراہٹ اُمڈ آئی

—

وہ صبح ہوئی ہوئی ساری بدمزگی کو بھول چکی تھی اُس کے چہرے پر ایک نئ سی چمک ایک نئ خوشی سی تھی۔

زندگی میں بعض خوشیاں ایسی بھی آتی ہیں جن میں تمام اُداسیوں کو بھگا دینے کی طاقت ہوتی ہے۔

اور مہرماہ کی زندگی یہ وہ واحد خوشی تھی جس سے وہ اپنی تمام اُداسیوں کو بھول چکی تھی جیسے اُس نے زندگی میں کبھی کوئی دُکھ کوئی غم دیکھا ہی نہ ہو—

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آج کے دن کی شروعات کیسی ہی کیوں نا ہوئی تھی مگر آج کے دن کا اختتام بہت خُوبصورت ہونے والا تھا۔

"السلام و علیکم دادو" دادو کو ہاتھ پکڑے وہ دروازے سے اندر داخل ہوئی۔

"و علیکم اسلام بیٹا" دادو اُس کے ساتھ چلتی ہوئی برآمدے میں اُس طرف بڑھی جہاں خدیجہ بیٹھی تھیں۔

"جاؤ مہرماہ دادو کے لیے پانی لے کر آؤ" اثبات میں سر ہلاتے ہوئے وہ کچن کی طرف بڑھ گئ ہاتھ میں پانی کا گلاس لیے واپس آئی تو دادو اُس کو دیکھ کر مسکرادیں اور کھڑی ہو کر اُس کو اپنے سینے سے لگا یا۔

Clubb of Quality Content!

"بہت بہت مبارک ہو میرا بچہ" دادو کی آواز بھر آئی یقیناً دادو کو بہت خوشی ہوئی تھی۔

"خیر مبارک دادو" اُس نے علیحدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"میں کہتی تھی نا کے اللہ سے ہمیشہ اچھے کی اُمید رکھنی چاہیئے" دادو میں اُس کے ہاتھ سے پانی کا گلاس پکڑتے ہوئے کہا۔

"جی بس نا ممکن سا لگتا تھا"

"اللہ تعالی کے لیے کچھ بھی ناممکن نہیں ہوتا بیٹا" انہوں نے پانی کے گلاس کو ہونٹوں سے لگاتے ہوئے پانی کا گھونٹ بھرا۔

"بس مجھے تو ابھی بھی خواب لگ رہا ہے" وہ بے یقینی کا اظہار کرتے ہوئے کہہ رہی تھی ہوئے کہہ رہی تھی کے اُس کے بازو پر زمل نے چٹکی کاٹی

"یہ خواب نہیں حقیقت ہے آپی"

وہ چونکی اور زمل کی طرف مڑی جو کے کندھوں پر بیگ ڈالے یونیفارم میں ملبوس اُس کو دیکھے مسکرا رہی تھی وہ یقیناً ابھی ابھی کالج سے آئی تھی۔

"میں بہت خوش ہوں زمل" اُس نے زمل کے گلے لگتے ہوئے کہا۔

"خوش ہونا بنتا بھی ہے آپی"

"آج وین والے نے ہارن نہیں دیا؟" خدیجہ نے سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"آج انکل نے پیچھے اتار دیا تھا ماما" زمل نے بتایا۔

"کیوں؟" دادو بولیں۔

"دادو انکل کو جلدی تھی" زمل نے مزید کہا۔

"گلی میں اتنا کیچڑ ہے اُس کو خود خیال کرنا چاہیۓ حد ہوتی ہے" مہرماہ کی مسکراہٹ پھیکی پڑ گئی
۔

"اچھا چھوڑو میں اُس سے کل صبح خود بات کروں گی، جاؤ زمل جا کر کپڑے بدلو"

خدیجہ نے چاولوں والی پلیٹ کو سائڈ پر کرتے ہوئے کہا۔

"جی اچھا" کہتے ہی وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ اور مہرماہ دادو اور خدیجہ کے قریب تخت پوش پر بیٹھ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

*****

شہرام کی فلائٹ لینڈ ہو چکی تھی، حیات اور کنزا کی نظریں اُس بڑے سے دروازے کی طرف تھیں جہاں سے بہت سے لوگ باہر آتے دکھائی دے رہے تھے، جو یقیناً مسافر ہی تھے اور سفر کی وجہ سے اُن کے چہروں پر تھکاوٹ کے آثار صاف صاف ظاہر تھے مگر اُن لوگوں میں شہرام نہیں تھا جس کا انتظار حیات اور کنزا پچھلے چالیس منٹ سے کر رہی تھیں۔

"وہ آگیا شہرام"

حیات کے چہرے کا رخ ابھی کنزا کی جانب ہی تھا کے اُس نے کنزا کو کہتے ہوئے سنا۔

حیات نے اپنے دل کی دھڑکنوں کو بے ترتیب ہوتے ہوئے محسوس کیا۔

وہ بے اختیار پلٹی، شہرام سکندر اُس سے دس قدم کے فاصلے پر کھڑا تھا، وہ پلک جھپکے بغیر اُس کو دیکھے گئی۔

اُس کے ارد گرد کا سارا منظر دھندلا ہو چکا تھا، اس وقت حیات کو صرف ایک ہی شخص دکھائی دے رہا تھا اور وہ تھا شہرام۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اب وہ اُس کے سامنے کھڑا تھا۔

دراز قد

گھنگرالے مائل بال بڑے اسٹائلش انداز میں ماتھے پر گر رہے تھے، بھوری آنکھیں جو کے اُن دونوں کو دیکھتے ہوئے مسکرا رہی تھیں، اور اٹھی ہوئی مغرور ناک۔

"ہیلو پریٹی لیڈیز" وہ مخصوص انداز میں بولا۔

کنزا کی مسکراہٹ اُس کو دیکھ کر مزید گہری ہوئی

"ہیلو ہینڈسم"۔

حیات خاموش رہی تو شہرام نے حیات کی طرف مسکراتے ہوئے دیکھا کنزا بھی اُس کی طرف متوجہ ہوئی۔

"ہیلو حیات"

"السلام و علیکم "اُس نے ہیلو کے جواب میں سلام کیا تو شہرام تھوڑا سا شرمندہ ہوا۔

"وعلیکم السلام" چہرے کی مسکراہٹ برقرار رکھے اُس نے سر کو ہلکا سا خم کیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"چلیں اب؟ آپ داد و جان آپکا ویٹ کر رہی ہیں بہت شدت سے" کنزا بولی۔

"شیور" شہرام مسکراتے ہوئے اُسکی طرف متوجہ ہوا، حیات اپنے دل کی بے ترتیب دھڑکنوں کو ترتیب دینے کی کوشش کر رہی تھی۔

وہ تینوں ایک ساتھ چلتے گاڑی تک آئے ہی تھے کے کنزا کا فون بجا، فون کو قریب کر کے دیکھا تو نانو جان کا نام سکرین پر لکھا ہوا چمک رہا تھا اُس نے فون ریسیو کیا۔

"جی نانو جان آگیا ہے آپکا لاڈلا"

اُس نے شہرام کی طرف شرارت بھری نظر ڈالی وہ مسکرا دیا۔

"اچھا بیٹا خیر سے گھر آؤ" نانو جان نے کہا۔

خدا حافظ کہہ کر اُس نے فون کاٹ دیا اور ڈرائیونگ سیٹ کے دروازے کی طرف بڑھی۔

"کنزا گاڑی میں ڈرائیو کروں گا" وہ اُس کی طرف بڑھا۔

"اچھا ٹھیک ہے یہ لو"

کنزا نے گاڑی کی چابیاں اس کو تھما دیں اور اُس کو راستہ دیتے ہوئے پیچھے ہٹ گئ۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"حیات آجاؤ" حیات فون کانوں کو لگائے زارا سے بات کر رہی تھی جب اُس نے کنزا کو کہتے ہوئے سنا اور زارا کا فون بند کر کے گاڑی کی طرف بڑھی، کنزا ڈرائیونگ سیٹ کے برابر والی سیٹ پر بیٹھ گئ اور حیات کنزا کی پیچھے والی سیٹ پر بیٹھ گئ۔

گاڑی نارمل رفتار سے رنگ روڈ پر چل رہی تھی جب کنزا نے شہرام کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"واہ شہرام تم تو بہت اچھی گاڑی ڈرائیو کر لیتے ہو"

"بس دیکھ لو کبھی غرور نہیں کیا" شہرام نے آبرو اُچکائے اور آنکھیں چھوٹی کی۔

"پتا نہیں آج کل کے لڑکوں کو کیا ہو گیا ہے تھوڑی سی تعریف کیا کر دو شوخے ہی ہو جاتے ہیں"

کنزا نے اُس کے جواب کو خوش فہمی کا رنگ دینے کی کوشش کی۔

"حیات تم کچھ نہیں کہو گی؟"

شہرام نے بائیں ہاتھ سے بیک ویو مرر کا رُخ حیات کی جانب موڑ دیا، اب حیات کا چہرہ کچھ حد تک اُس مرر میں دکھائی دے رہا تھا۔

حیات کا دھیان مرر کی طرف گیا جس میں سے شہرام اُس کی طرف دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"جی میں؟ میں کیا کہوں" وہ اچانک ہڑبڑا گئی۔

"کچھ بھی جو تمھارا دل چاہے"

"اچھا" وہ سوچ میں پڑ گئی کے کیا کہے۔

Clubb of Quality Content

"اچھا چلو چھوڑو یہ بتاؤ کے میں گاڑی اچھی ڈرائیو کرتا ہوں ؟" شہرام نے اُس کے کچھ کہنے سے پہلے ہی اگلا سوال کیا۔

اس سوال کا مقصد یقیناً کنزا کو مزید تنگ کرنا تھا۔

"نہیں بہت ہی گندی ڈرائیو کرتے ہو" کنزا اپنے چہرے کا رخ اُسکی جانب موڑتے ہوئے بولی۔

"اچھا گندی ڈرائیو کرتا ہوں ؟" شہرام نے ریس پر پاؤں رکھ دیا گاڑی کی رفتار ایک سو ساٹھ پر جا پہنچی۔

"شہرام دیکھو ہم نے گھر جانا ہے سپیڈ آہستہ کرو میں تمہیں کہہ رہی ہوں سپیڈ آہستہ کرو پلیز بھائی نہیں"

وہ ڈیش بورڈ کو مضبوطی سے تھامے، آنکھیں بند کرے چلا رہی تھی۔

اور حیات اگلی سیٹ جس پر کنزا بیٹھی تھی اُس سیٹ سے اپنا چہرہ جوڑے اور آنکھیں بند کیے بولی "پلیز سپیڈ آہستہ کریں---پلیز"

ہاہا" شہرام نے قہقہہ لگایا وہ اُن دونوں کی یہ حالت دیکھ کر وہ یقیناً بہت انجوائے کر رہا تھا۔

"اب بتاؤ کیسی ڈرائیو کرتا ہوں میں گاڑی؟" وہ دوبارہ اُن دونوں سے اپنی ڈرائیونگ کی تعریف سننا چاہ رہا تھا-

"بہت اچھی"

حیات اور کنزا ایک ساتھ بولی تو اُس نے ریس سے پاؤں ہٹایا اور سپیڈ آہستہ کی—

"یہ ہوئی نا بات"

حیات اور کنزا کے چہرے کا رنگ ابھی بھی اُڑا ہوا تھا—

(جاری ہے---)

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP: